بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جلسہ سالانہ یو.کے 2019 میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 راگست 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ اتوار کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو۔کے کا سہ روزہ جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ کی اَن گنت برکات ان جلسوں کے ساتھ منسلک ہیں جن کے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حامل بنتے ہیں۔ سب سے پہلے میں تمام کارکنان اور کارکنات کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں جو کسی بھی شعبہ سے منسلک تھے کسی بھی شعبہ میں کسی بھی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ معاون سے لے کر افسر تک عورت مرد بچے جوان بوڑھے ہر ایک بے نفس ہو کر اپنی ڈیوٹیاں اور فرائض سرانجام دے رہا تھا اور مہمانوں کے سامنے اپنے عمل سے اسلام کی حقیقی تصویر یہ لوگ پیش کر رہے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: اب میں بعض لوگوں کے تاثرات پیش کروں گا۔

مالے ہو یعقوب صاحب وائس پریذیڈنٹ مسلم کمیونٹی بینن کہتے ہیں میں نے بیس سے زیادہ حج کئے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شامل ہو کر مجھے اس سے کہیں زیادہ بہتر انتظامات دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے بہت سی مذہبی کانفرنسز اور اجتماعات میں شرکت کی ہے لیکن جلسہ سالانہ جیسا ماحول کہیں نہیں ملا۔ میں نے یہاں آ کر بہت کچھ سیکھا۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ کہتے ہیں کہ میں بینن جا کر لوگوں کو بتاؤں گا کہ دوسروں کی باتوں پر کان نہ دھرو اور احمدیت سے سیکھو۔ صرف احمدی ہی ہیں جو دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شان کو بیان کر رہے ہیں۔

پھر یونان سے چیف روائے گیبریئل نیگرین صاحب تھے کہتے ہیں میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مجھے اس حیرت انگیز بین الاقوامی جلسے کا حصہ بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بحیثیت ربائے میں نے یہاں دوسرے مذاہب اور عقائد کے لئے قبولیت اور احترام کو محسوس کیا۔ پھر کہتے ہیں مجھے ان تمام محترم اماموں نے دل سے اعزاز سے نوازا جن سے مجھے ملاقات اور گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ پھر کہتے ہیں کہ میں واقعی خوش تھا کہ میں اپنی مخصوص ٹوپی پہن کے بغیر کسی دھمکانے والے اشارے غضبناک دیکھتی ہوئی نظروں یا متشدد ردّعمل کے ہزاروں مسلمان بھائیوں کے درمیان گھومتا پھرتا تھا اور یہ بالکل اس کے برعکس تھا جو باقی جگہ مجھے دیکھنے کو ملتا ہے۔

یوروگوئے سے ایک مہمان خاتون تھیں جو یونیورسٹی میں اوریئنٹل سٹڈیز کی پروفیسر ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں تیس سال سے زائد عرصہ سے اسلامی ممالک اور تنظیموں کا مطالعہ کر رہی ہوں۔ آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر دو امتیازی باتیں دیکھی ہیں جو کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جماعت کے اتحاد اور ایک لیڈر کے ذریعہ یک جہتی کی مثال کہیں نہیں دیکھی۔ ہر کوئی اپنے خلیفہ سے اطاعت اور اخلاص کا غیر معمولی رشتہ رکھتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جماعت میں کسی قسم کا ریس ازم نہیں پایا جاتا خواہ پیدائشی احمدی ہوں یا نئے خواہ عرب ہوں یا غیر عرب خواہ پاکستانی ہوں یا غیر پاکستانی آپ کی جماعت کا نظام ہر قسم کے ریس ازم اور قومی تعصب سے پاک معلوم ہوتا ہے۔

پھر مراکش کے ایک دوست ہیں جو کہ فلسفے کے پروفیسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ جلسہ سے ہم نے بہت اچھا تاثر لیا ہے یہ جماعت کو قریب سے دیکھنے کا بڑا اچھا موقع تھا ہم نے اس عالم اجتماع میں جماعت کی بہت مضبوط تنظیم تقسیم کار اور مہمانوں کے بہترین استقبال کو دیکھا۔ اسی طرح ہمیں جماعت احمدیہ کے اعلیٰ اخلاق کا پتا لگا جو اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا عکس ہیں۔ اس جلسہ کے ذریعہ مخالفین کے پروپیگنڈے کا

جھوٹ بھی ہم پر کھل گیا۔ یہ لوگ اس خدائی جماعت سے خواہ مخواہ کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت انسانیت کی توفیق دیتا چلا جائے۔

پھر گنی کناکری سے الحاج محمد وکیل یا تارا صاحب ہیں جو مذہبی امور کے انسپکٹر جنرل ہیں وہ کہتے ہیں کہ جلسے کے ان تین دنوں میں جس چیز نے مجھے بہت متاثر کیا وہ یہ تھی کہ احمدی احباب کی تربیت خالص اسلامی تعلیمات کے مطابق کی گئی ہے اور تمام احمدی جو اس جگہ جمع ہوئے یوں لگتا تھا کہ یہ سب اسلامی بھائی چارے کی اعلیٰ مثال ہیں ایک ہی ماں کی اولاد اور ایک ہی گھر سے آ رہے ہیں۔ غیر معمولی نظم وضبط رضا کاروں کے مسکراتے چہرے۔ جلسہ گاہ میں بغیر کسی کو تکلیف دیئے آنا جانا۔ یوں لگتا تھا کہ یہ کوئی آسمانی مخلوق ہیں یہ سب دیکھ کر لگ رہا تھا کہ آج اگر کوئی جماعت اسلام کا حوالہ بن سکتی ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ کہتے ہیں مجھے دوسرے اسلامی ممالک کے علاوہ سعودی عرب میں بھی بارہا جانے کا اتفاق ہوا ہے لیکن میں علی وجہ البصیرت کہہ رہا ہوں کہ مجھے ایسا اسلامی بھائی چارے سے بھرپور ماحول کہیں میسر نہیں آیا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے ذرا بھی عار نہیں کہ تقریباً چالیس ہزار کے قریب لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا اور پھر مسلسل اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنا اور بغیر کسی جھگڑے اور بھگدڑ کے اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت میں یہ دن گزارنا احمدیہ جماعت کا ہی طرہ امتیاز ہے۔

ایک خاتون فانتا فوکا نا عمر صاحبہ ہیں جو گنی کناکری کی کسٹم ایئرپورٹ گنی میں لیفٹیننٹ ہیں نومبائعہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ میں اگرچہ احمدیہ تعلیمات سے متاثر ہو کر احمدی تو ہو گئی تھی لیکن دل میں خوف تھا کہ کہیں مجھ سے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں ہو گیا لیکن آج جبکہ میں جلسہ سالانہ یو۔کے میں شامل ہوئی ہوں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہہ سکتی ہوں کہ میرے سارے شکوک وشبہات دور ہو گئے اور جلسہ میں شامل ہو کے مجھے یقین ہو گیا کہ دنیا میں آج اگر کوئی جماعت اسلام کی نمائندگی کر سکتی ہے تو وہ احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے۔

گیبون کے سابق وزیر اعظم اور ممبر آف پارلیمنٹ پال بیوگے صاحب جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ کے دوران پیش کی جانے والی تقاریر سے مجھے اسلام اور بالخصوص احمدیت کے بارے میں بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔ میں احمدیت کو بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح سمجھتا تھا جو دنیا کے امن کو برباد کر رہے ہیں لیکن میں یہاں آ کر آپ کے کاموں سے بہت متاثر ہوں۔ آپ محنت کرنے والے لوگ ہیں آپ کا اسلام حقیقی اسلام ہے اور آج دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔ میرے ملک کو بھی اسی اسلام کی ضرورت ہے۔

گیبون سے ہی پاسدالو دونگا صاحب ہیں جو کہ وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر کیبینٹ ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ کا ماحول بہت عمدہ تھا بڑا روحانی ماحول تھا اُسے کبھی بھول نہیں سکتا۔ جلسہ میں شامل ہو کر مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اسلام کے متعلق بہت کچھ جاننے اور سمجھنے کی توفیق ملی۔ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میں اب اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہوں۔

ایک مہمان ہیری الیگونسا صاحب جو سینٹرل افریقن ریپبلک کے صدر کے مشیر ہیں کہتے ہیں جماعت احمدیہ کا ایک مقصد ہے کہ دنیا میں بھائی چارے کا قیام ہو اس کام کے لئے وہ دن رات محنت کرتے ہیں جبکہ دنیا کی دوسری تنظیموں میں اس اعلیٰ اخلاص کی کمی ہے۔

اس موقع پر میں اپنی اور اپنے ملک کی طرف سے اس کامیاب جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے ملک میں بھی ان تعلیمات اور محبت کو عام کریں۔ میرا ملک کئی سالوں کی خانہ جنگی کے بعد اب امن کی طرف جا رہا ہے ان تعلیمات سے ملک میں امن کا دیرپا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔ جلسے کا ماحول میرے لئے ایک نہ بھولنے والا واقعہ ہے اور میری کوشش ہو گی کہ میں ہر سال جلسہ میں شامل ہو کر روحانی سکون حاصل کرنے کی کوشش کروں اور اس کے لئے میں دعا کرتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں اب میں واپس جا کر جماعت احمدیہ کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاؤں گا کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

برازیل کے ایک مہمان مورو ہنری جو کہ پیٹروپالیکس سٹی کونسل کے صدر ہیں کہتے ہیں مجھے اپنے ملک برازیل کی نمائندگی میں اس عظیم اسلامی

جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے کی بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ خلیفہ وقت کی تمام تقاریر حقیقی اسلام کا گہوارہ ہیں۔ آپ کی باتیں از خود دل میں اتر جاتی ہیں۔ میں نے جلسے کے تین دن روحانیت کے ماحول میں گزارے اور کسی قسم کی تھکاوٹ یا اکتاہٹ کا احساس نہیں ہوا۔ جلسہ پر نماز کا منظر میرے لئے غیر معمولی اور حیران کن بات تھی کہ ایک آواز پر سب کا اٹھنا اور بیٹھنا۔ اس کے علاوہ ایک اور بات جس نے میرے پر ایک غیر معمولی اثر چھوڑا ہے جس کو بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جیسے ہی خلیفہ کہیں بھی آتے ہیں تو ہزاروں افراد کا مجمع یک دم خاموش ہو جاتا ہے کسی کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض نظام میں نہیں بلکہ تمام لوگوں کے دلوں میں اپنے خلیفہ کے لئے حد درجہ عزت و احترام ہے اور یہ یادیں لے کر میں واپس جا رہا ہوں۔ جو میں نے محسوس کیا ہے اس کو اپنے سینٹر میں اور کونسل میں آگے پھیلاؤں گا۔ درحقیقت حقیقی اسلام یہی ہے۔

پھر اورلی مسیس جو ایکواڈور سے آئے تھے اپنے علاقہ کے بشپ ہیں کہتے ہیں کہ جلسہ کے انتظامات بہت عمدہ تھے۔ خلیفہ کی تقاریر میں تمام وہ لوازمات موجود تھے جو ہمارے مطمح نظر کو بدلنے کے لئے ضروری ہیں۔ مجھے ان کی تقریر کی سب سے اچھی بات یہ لگی کہ انہوں نے کسی قوم یا مذہب کے بارے میں منفی بات بالکل نہیں کی بلکہ ان کا سارا زور اسلام کی حقیقی اور مثبت تعلیمات پر تھا۔ کہتے ہیں میں جب اس جلسہ میں شمولیت کی غرض سے گھر سے نکلا تو میرے ذہن میں اسلام ایک مذہب سے زیادہ نہ تھا مگر یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ اسلام ایک مذہب ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان برادری ہے ایک کنبہ ہے ایک فیملی ہے میں اسلام کے قائم کردہ نظام اخوت اور آپ لوگوں کے اپنے مذہب کے لئے جانفشانی اور قربانیوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ پھر عالمی بیعت کے حوالے سے کہتے ہیں جیسے ہی بیعت شروع ہوئی تو کسی نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور میں نے بھی اپنے آگے والے شخص کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تو میں نے محسوس کیا کہ ایک برقی رو ہے جو تمام شاملین جلسہ میں سے گزر رہی ہے۔ میں نے خاص طور پر یہ محسوس کیا کہ احمدی اس بیعت کے بعد اپنے آپ کو تازہ دم محسوس کر رہے تھے اور ایسے ہیں کہ جیسے انہیں ایک نئی زندگی مل گئی ہے۔ میں تمام لوگوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسہ میں شمولیت کا موقع دیا اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے متعارف کرایا اور اب مجھے خاص طور پے یہ احساس ہوا ہے کہ ہمیں چند لوگوں کے غلط اقدامات کی وجہ سے تمام مذہب اسلام کو غلط نہیں سمجھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: سلووینیا کی باربرا اوچے صاحبہ جو عیسائیت کی پروفیسر ہیں کہتی ہیں کہ میں نے کبھی ایسا اسلام نہیں دیکھا جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے جلسہ دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میں ایک نئے اسلام کو دیکھ رہی ہوں۔ جماعت احمدیہ کا حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ صلیب اور ہجرت اور وفات کے متعلق موقف سب سے زیادہ قابل یقین اور حقائق کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔

مونس سینانو وچ صاحب جو سلووینیا میں ایک مصنف ہیں اور پیدائشی مسلمان ہیں لیکن کبھی ان کی اسلام میں دلچسپی نہیں رہی۔ کہتے ہیں پچھلے دو سال سے میں نے اسلام کے بارے میں پڑھنا شروع کیا اور پھر اپنی نمازیں بھی پڑھنی شروع کیں لیکن کسی امام کے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن یہاں آ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا جو مزہ آیا وہ بالکل ایک الگ مزہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم وہی ہے جو میں اسلام کے بارے میں خود سمجھتا تھا یعنی ہر چیز فطرت کے مطابق ہے۔ حضور انور نے فرمایا: ایک اور بات جو ان کو پسند آئی وہ یہ تھی کہ احمدی وہی کرتے ہیں جو کہتے ہیں اور یہ ایک بہت بڑا چیلنج بھی ہے ہمارے لئے اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا قول و عمل ایک ہونا چاہئے، جو ہم کہیں وہی کریں۔

اٹلی کی میڈ الینا صاحبہ جنہوں نے ویٹیکن کی اسلامی یونیورسٹی میں پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے کہتی ہیں کہ جلسہ سالانہ بہت اچھا دلکش پر امن اور پیار سے بھرا ہوا تھا۔ ہر انتظام بہترین تھا تقاریر بہت اچھی تھیں اور صرف احمدی احباب کے لئے نہیں بلکہ سب مہمانوں کے علم میں اضافہ کرنے والی تھیں۔

جواد بولا مل صاحب جو فرانس میں منسٹری آف جسٹس کیلئے کام کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کے دنوں میں IAAAE اور ہیومینٹی فرسٹ کی

نمائش میں جا کر اور آپ کی جماعت کے فلاحی کاموں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا۔ اصل دین یہی ہے جو بلا امتیاز قوم و نسل انسانی خدمت کر رہا ہے۔

سپین کے وفد میں ایک مہمان سوزانہ مورال شامل تھیں کہتی ہیں کہ میرے خیال میں ''محبت سب کیلئے، نفرت کسی سے نہیں'' یہ جملہ کامل رنگ میں اس شاندار اجتماع کی عکاسی کر رہا ہے۔ میں نے مختلف قسم کے لوگوں کو آپس میں ملتے دیکھا ہے یہ ایک ایسا مذہب ہے جسے دنیا میں قیام امن کی مساعی اور ناانصافی کے خلاف جنگ کیلئے جانا چاہئے۔

اوفرے صاحب جو برٹش سوسائٹی آف ٹیورن شراوڈ کے سابقہ ایڈیٹر ہیں کہتے ہیں کہ میں باقاعدہ پانچ سال سے جلسہ پہ آ رہا ہوں اور مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنی پرکشش دعاؤں سے پُراس روح کو ختم نہیں ہونے دیا جو اس کی فضا میں مجھے تب بھی محسوس ہوئی تھی جب پہلی دفعہ دعوت دی گئی تھی۔ میں شراوڈ آف ٹیورن کا ماہر ہوں اور یہ ایک ایسا کپڑا ہے جو احمدیہ جماعت میں نہایت دلچسپی کا حامل ہے کیونکہ ان کا خیال ہے کہ یہ ایک ثبوت ہے کہ مسیح کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی تھی۔

پھر کینیڈا کی ابریجنل کمیونٹی کے نمائندے چیف میننگم ہنری کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے بہت اہمیت کی حامل تھی کیونکہ اس سے میری زندگی بدل گئی ہے۔ میں اب اسلام کے متعلق پہلے سے زیادہ جانتا ہوں اور مجھے احساس ہوا ہے کہ اسلام اور کینیڈا کے قدیم مذہب میں بہت سی مشترک باتیں پائی جاتی ہیں۔

بیلیز کی ایک مہمان وینے ٹریو ڈائریکٹر آف نیوز لوا یف. ایم کہتی ہیں کہ میں نے احمدیوں میں جو اتحاد دیکھا ہے وہ انسان میں ایک نئی روح پھونکنے والا ہے۔ اس کو دیکھ کر دل میں امن کے حصول کی خواہش سر اٹھاتی ہے۔ انتظامات بہت منظم تھے۔ امام جماعت کے خطابات موجودہ زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھے۔

بلیز کے چسٹر ولیم صاحب جو پولیس کمشنر ہیں کہتے ہیں اسلام کے متعلق میرے علم میں اضافہ ہوا ہے۔ اس جلسہ میں شمولیت سے قبل مجھے لگتا تھا کہ مسلمان ایک جیسے ہیں اب سمجھ آئی ہے کہ اور بھی فرقے ہیں۔ قابل تعریف بات یہ ہے کہ احمدی امن کو فروغ دیتے ہیں اور نوجوانوں کی اصلاح کیلئے بہت سا وقت خرچ کرتے ہیں۔

میکسیکو کی ماریہ صاحبہ کہتی ہیں کہ مجھے اسلام قبول کئے صرف دو ماہ ہوئے ہیں میرے اسلام کے بارے میں کافی سوالات تھے جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے میری اسلام کے بارے میں معلومات میں اضافہ ہوا ہے میرے سارے شکوک اور سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جلسہ میں شامل ہونے والے احمدیوں کیلئے یہ جلسہ ان کے ایمان میں ترقی کا باعث بنائے۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم مجیب الرحمن صاحب ایڈووکیٹ کا جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا جن کی 30/ جولائی 2019ء کو ربوہ میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں 85 سال کی عمر میں وفات ہوگئی تھی۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 9th - August - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB